

اقبال کا پیغامِ حریت اور کشمیری شاعری پر اس کے اثرات

شمینہ کوثر

تم گلے ز خیابانِ جنتِ کشمیر
دل از حریمِ حجاز و نوا از شیراز است!

علامہ اقبال کشمیری الاصل تھے۔ انہوں نے اپنے آپ کو خیابانِ کشمیر کے ایک پھول سے تشبیہ دی ہے۔ انہیں کشمیریوں کے حسن اور خوبصورتی پر ناز تھا اور وہ اپنے وطن کے خون کی خاصیت اور نسل کی انفرادیت کو قائم رکھنا چاہتے تھے۔ اقبال کا کشمیر کے ساتھ ایک روحانی تعلق تھا۔ اس لیے اُن کی شاعری میں ذکرِ کشمیر، ذکرِ محبوب کی حیثیت اختیار کر چکا تھا۔ اس کے علاوہ فارسی زبان کے شاعر غنی کشمیری جیسے قادر الکلام شاعر سے اقبال کو جو عقیدت تھی، وہ بھی انہیں کشمیر کی طرف مائل کیے ہوئے تھی۔ بقول غلام نبی خیال:

کشمیریہ اقبال کے خون میں رچی بسی تھی اور اس کو تقویت اس وقت حاصل ہوئی جب علامہ اقبال ۴۴ سال کی عمر میں جون ۱۹۲۱ء میں پہلی بار کشمیر آئے۔ انہوں نے کشمیر کے نشاطِ باغ کے سایہ دار چناروں سے آگ اور دھواں اُٹھتا ہوا دیکھا۔ انہیں وادیِ لولاب کے خوبصورت و رنگین نظاروں میں ویرانیوں کے ڈیرے نظر آئے جس نے اقبال کو افسردہ اور غم زدہ کر دیا۔ اہل کشمیر کے چہروں پر چھائی ہوئی مردنی اور پڑمردگی ان کے دل و نگاہ کا مرکز بن گئیں۔ وہ کشمیر میں چند مقدمات کی پیروی کے سلسلے میں آئے تھے مگر تقریباً دو ہفتوں کے قیام کے دوران ان کا دل وطن کی تکلیف سے تڑپ اُٹھا۔

کشمیری قوم صدیوں کی غلامی کے باعث اپنے شاندار ماضی کو فراموش کر چکی تھی۔ اُن کا جذبہِ خودی غیر ملکی حاکموں کے ظلم و ستم کی بدولت ختم ہو چکا تھا۔ اقبال نے کشمیریوں کی اس حالت زار کو محسوس کرتے ہوئے اپنے کلام کے ذریعے ان کے جذبہِ خودی کو بیدار کرنے کی کوشش کی۔ محمد دین فوق علامہ اقبال کے ان احساسات کے حوالے سے لکھتے ہیں:

آپ کو اہل کشمیر میں بیداری کی روح پیدا کرنے کا بڑا خیال تھا اور ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ ہندوستان میں اس ملک کو سب سے پہلے اور سب سے زیادہ بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لیے کہ اگر اس ملک کے لوگ بیدار ہوئے تو وہ ان شاء اللہ سارے ہندوستان کی رہنمائی کریں گے۔

اقبالیات ۶۱:۳۱۔ جنوری۔ جولائی ۲۰۲۰ء۔ ثمنینہ کوثر۔ اقبال کا پیغامِ حریت اور کشمیری شاعری پر اس کے اثرات

اقبال کو یقین تھا کہ جس خطہٴ کشمیر کے خوبصورت نظاروں میں، آبشاروں میں، جھرنوں میں، اتنا جوش و ولولہ موجود ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اُس وادی کے مکین اس جذبے سے محروم ہوں۔ اقبال نے اپنے ہم وطنوں کی اسی بے بسی اور بے کسی کو اپنے اشعار کی صورت میں ڈھال کر دُنیا کے سامنے پیش کیا اور ساتھ ہی ساتھ کشمیریوں کو ان کے شاندار ماضی سے روشناس کیا۔ وہ فرماتے ہیں:

آج وہ کشمیر ہے محکوم و مجبور و فقیر
کل جسے اہل نظر کہتے تھے ایرانِ صغیر
سینہٴ افلاک سے اُٹھتی ہے آہ سوز ناک
مرد حق ہوتا ہے جب مرعوبِ سلطان و امیر
کہہ رہا ہے داستاں بیدردی ایام کی
کوہ کے دامن میں وہ غم خانہٴ دہقانِ پیر
آہ یہ قوم نجیب و چرب دست و تر دماغ
ہے کہاں روزِ مکافات اے خدائے دیرگیرؑ

ایک جگہ اور لکھتے ہیں:

موت ہے اک سخت تر جس کا غلامی ہے نام
مکر و فنِ خواجگی کاش سمجھتا غلام
اے کہ غلامی سے ہے روح تری مضمحل
سینہٴ بے سوز میں ڈھونڈ خودی کا مقامؑ

اہل کشمیر کی مفلوکِ الحالی، استحصال، توہم پرستی، تنگ نظری اور جہالت کا مکمل نقشہ اقبال نے ”ساقی نامہ“ میں کھینچا ہے۔ یہ نظم انہوں نے کشمیر میں قیام کے دوران خوبصورت نشاطِ باغ میں تخلیق کی۔ علامہ نے اس نظم میں کشمیر کے بے مثال حُسن و زیبائی کے تذکرے کے ساتھ کشمیر کے لوگوں کی سفید پوشی اور غربت و افلاس کے دردناک اور کربناک پہلوؤں کو یوں پیش کیا ہے:

خوشا روزگارے خوشا نو بہارے
نجومِ پر ن رُست از مرغزارے
ضمیرش تہی از خیال بلندے
خودی ناشناسے ز خود شرمسارے
بریشم قبا خولجہ از محنت او
نصیب تنش جامہٴ تارتارے

اقبالیات ۶۱:۳۱— جنوری۔ جولائی ۲۰۲۰ء نمینڈ کوثر۔ اقبال کا پیغامِ حریت اور کشمیری شاعری پر اس کے اثرات

ازاں مے فشاں قطرہ بر کشمیری
کہ خاکسترش آفریند شرارے لے

علامہ کے کلام سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں کشمیر سے کس قدر لگاؤ تھا۔ بقول حبیب کیفوی:
وہ اپنے حریت پرور افکار سے اہل کشمیر کی رگوں میں زندگی کا خون دوڑاتے رہے۔ اپنے اشعار کے ذریعے
انہوں نے اہل کشمیر کی قابل قدر خدمت کی۔ یہ کہنا مبالغہ نہیں ہوگا کہ ان کے افکار نے ایک مجبور و محکوم قوم کو، جو
صد سالہ غلامی کے بوجھ تلے کراہ رہی تھی، مائل بہ عمل کر دیا۔^۱
اقبال حساس طبیعت کے مالک تھے اور اس سے بڑھ کر خود کشمیری الاصل تھے۔ کشمیر اور کشمیریوں سے
محبت کا اظہار انہوں نے کشمیر جانے سے قبل ہی کر دیا تھا۔ اہل کشمیر کے لیے اتحاد و اتفاق کی تاکید اور اس جنت
نظیر وادی کے قدرتی حسن پر تقریباً آٹھ قطعاً تخلیق کیے۔ جو کشمیری گزٹ کے شمارہ دسمبر ۱۹۰۱ء میں
شائع ہوئے۔ جن میں سے چند قطعاً درج ذیل ہیں:

بچہ ظلم و جہالت نے بُرا حال کیا
بن کے مقراض ہمیں بے پر و بال کیا
توڑ اس دست جفا کیش کو یارب جس نے
روح آزادی کشمیر کو پامال کیا
کشمیر کا چمن جو مجھے دل پذیر ہے
اس باغ جاں فزا کا یہ بلبل اسیر ہے
ورثے میں ہم کو آئی ہے آدم کی جائیداد
جو ہے وطن ہمارا وہ جنت نظیر ہے
سو تدابیر کی اے قوم یہ ہے اک تدبیر
چشم اغیار میں بڑھتی ہے اسی سے توقیر
دُر مطلب ہے اخوت کے صدف میں پنہاں
مل کے دُنیا میں رہو مثل حروف کشمیر^۲

اقبال اور کشمیری شعراء

۱۹۳۱ء میں جب تحریک آزادی کشمیر اپنے عروج پر تھی تو اس وقت بھی کشمیریوں کو علامہ کی امداد حاصل تھی۔
علامہ کشمیر کو اسلامی تمدن کا گہوارہ سمجھتے تھے اور ان کے نظریہ اسلامی ہند میں سرحد کی طرح کشمیر کو بھی بڑی اہمیت حاصل
تھی۔ وہ اس سرزمین میں ایک ایسے انقلاب کی توقع رکھتے تھے جو اسلامی ہند کی تقدیر پر بھی اثر انداز ہوتا۔

اقبالیات ۶۱:۳۱- جنوری- جولائی ۲۰۲۰ء نمینیزکوثر۔ اقبال کا پیغامِ حریت اور کشمیری شاعری پر اس کے اثرات

”کشمیر“ جس سے اقبال کو ایک خاص نسبت تھی ناممکن ہے کہ ان کے افکار و خیالات سے نابلد رہتا۔ اقبال کی شاعری سے سب سے زیادہ جن کشمیری شعراء نے اثر لیا ان میں غلام احمد مہجور اور عبدالاحد آزاد سر فہرست ہیں۔ کشمیر کے شاعروں اور ادیبوں نے انقلاب کا نعرہ لگا کر ہزاروں سال پرانی روایات کے خلاف بغاوت کی آواز بلند کی اور نیا ادب وجود میں لائے، ایسا ادب جس میں ہر ذی شعور کو اپنا عکس نظر آنے لگا۔ اور لوگوں نے بھی اس تبدیلی کو محسوس کیا اور ایسے ادب کا استقبال کیا۔ اس کا باضابطہ آغاز غلام احمد مہجور سے ہوتا ہے۔

غلام احمد مہجور:

غلام احمد مہجور کلامِ اقبال سے کس حد تک متاثر تھے؟ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب بانگِ درا ۱۹۲۳ء میں شائع ہوئی تو اس میں علامہ کی نظم ”خطاب بہ جوانانِ اسلام“ پڑھی تو مہجور نے علامہ کی تقلید میں ”خطاب بہ مسلم کشمیر“ لکھی۔ جس کا آغاز بالکل اسی نظم کے انداز میں یوں ہوتا ہے:

بتا اے مسلم کشمیر کبھی سوچا بھی ہے تو نے
تو ہے کس گلشنِ رنگیں کا برگِ شاخِ عریانی
ترے اسلاف وہ تھے جن کے علم و فضل کے آگے
ادب سے جھکتے تھے دانشورانِ ہندو و ایرانی
شہنشاہِ معظم شاہِ زین العابدین بڈشاہ
کیا اکبر نے جس سے کسبِ آئینِ جہان بانی
بخوبی یاد ہے اب تک سخنِ سنجانِ عالم کو
غنی کی خوشِ بیانی اور صرنی کی سُخندانِ
تیرے پیارے وطن کو قُبہِ اسلام کہتا تھا
گواہی کے لیے موجود ہیں احکامِ سلطانی^۹

اقبال کے اشعار کی تقلید کرتے ہوئے مہجور کچھ اس انداز میں اشعار پیش کرتے ہیں:

اقبال:

جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہ ہو روزی
اُس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلا دوں
مہجور:

اُمیرسِ عاشِ تے ہا دی غریبن خانہ بریادی
تتھسِ مغرور آسن وائی سُد خانے مٹاؤں چھم^{۱۰}

اقبالیات ۶۱:۳۱۔ جنوری۔ جولائی ۲۰۲۰ء ثمینہ کوثر۔ اقبال کا پیغام حریت اور کشمیری شاعری پر اس کے اثرات

اقبال:

میں تجھ کو بتاتا ہوں، تقدیرِ امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر^{۱۲}
مہجور:

اگر زُناؤِ ہن بستی گلن ہنز، تراؤ زریو بم
نبیل کر، واؤ کر، گلگرایہ کر طوفان پیدا کر^{۱۳}

عبدالاحد آزاد:

کشمیری زبان کے نامور شاعر عبدالاحد آزاد، غلام احمد مہجور کے ہم عصر تھے جنہوں نے انقلاب کا نعرہ لگایا اور شاعر انقلاب کہلائے۔ ۱۹۳۱ء میں جب تحریک حریت کشمیر پر ایک عروج تھا تو برصغیر میں علامہ اقبال کی شاعری ہندوستانیوں کو بیدار کرنے کے لیے اہم فریضہ سرانجام دے رہی تھی جس سے آزاد بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے اقبال کے پیغام کو اپنی شاعری کا حصہ بنایا اور اپنی کشمیری نظموں شکوہ، ابلیس، شکوہ کشمیر، نالہ بڈ شاہ، بے خودی، خودی، دریاؤ، وطن، نغمہ بیداری، انقلاب اور غلامی میں اس کو کشمیری قوم تک پہنچایا:

دل پریشان عقل حاران زُو خراب
بندگی منز روزن بوڈ عذاب
پردہ ژٹھ دلہ کین حُبا بن ژٹھ
انقلاب اَن انقلاب اَن انقلاب^{۱۴}

ترجمہ: غلامی کی زندگی جینا ایک مسلسل اور بڑا عذاب ہے۔ دل پریشان رہتا ہے۔ عقل کہ اس میں حیران و سرگرداں رہتی ہے اور جان و جگر کی خرابی شامل حال ہے۔ اس عذابِ مسلسل سے نجات پانے کی ضمانت انقلاب میں ہے صرف اور صرف انقلاب میں کہ انقلابِ غلامی، پریشان حالی، بد حالی وغیرہ کے سب پردے پھاڑ دینے سے ہی پیدا ہوتا ہے۔

علامہ اقبال نے جس طرح اپنے کلام میں کشمیریوں کو اتحاد و اتفاق کا پیغام دیا تھا اور ساتھ ان کو ان کے شاندار ماضی کے بارے میں آگاہ کیا تھا اسی کی پیروی کرتے ہوئے کشمیری شعراء نے کشمیری زبان میں اس پیغام کو اپنے لوگوں تک پہنچایا۔ انہیں آزادی کی قدر و قیمت سے آگاہ کیا۔ بقول آزاد:

طبیعت میون آزادی چُھ عادتھ میون آزادی
کُنر یکساں عمل شادی محبت محنت آبادی

اقبالیات ۶۱:۳۱— جنوری۔ جولائی ۲۰۲۰ء۔ ثمنینہ کوثر۔ اقبال کا پیغامِ حریت اور کشمیری شاعری پر اس کے اثرات

توے چھس ٹوٹھ آزادن رتن صاحب وین اندر
یو ان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر^{۱۵}
ترجمہ: آزادی میری طبیعت ہے۔ آزادی میری فطرت میں شامل ہیں۔ آزادی کا مفہوم ہے اتحاد، مساوات،
عمل اور جدوجہد اور ان کے حصول کے لیے محبت اور محنت راہداری ہے۔ اسی جہد مسلسل پر میرے وجود کا انحصار
ہے اور انہی خصائل و خصائص کی وجہ سے میں آزاد فطرت صاحب دل لوگوں کا چہیتا بنا ہوں۔
مجبور کی طرح آزاد نے بھی علامہ کی تقلید میں اشعار کہے:

اقبال:

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک جہاں میں
شاہیں کا جہاں اور ہے کرگس کا جہاں اور^{۱۶}
آزاد:

گئے پرواز طوس، بلبلس، کاوس تہ شہبازس
ولیکن وچھ تفاوتھ کثر پروازس تہ پروازس^{۱۷}
اقبال:

میر و سلاطین نزد و باز و کعبتین شان و غل
جان محکوماں ز تن بردند و محکوماں بخواب
انقلاب، انقلاب اے انقلاب^{۱۸}
آزاد:

سجد کمن چھکھ کراں براند کنن سون جران
آسہ تہند خون سورخ چھے ژے رگن منز یہ آب
انقلاب اَن انقلاب اَن انقلاب^{۱۹}

دیگر شعراء:

مجبور اور آزاد کے بعد غلام نبی عارض، عبدالستار عاصی، زندہ کول، مرزا عارف، غلام رسول نازکی، پتہ مبر
ناتھ فانی، رسا جاودانی وغیرہ نے اپنے اشعار میں اقبال کی شاعری کی تقلید کی ہے۔ اور اقبال کی شاعری کی روح
کو اپنے کلام میں یوں پیش کرنے کی حتی المقدور کوشش کی ہے:

اقبال:

تری دُنیا میں میں محکوم و مجبور
مری دُنیا میں تیری پادشاہی^{۲۰}

اقبالیات ۶۱:۳۱— جنوری۔ جولائی ۲۰۲۰ء نمینڈ کوثر۔ اقبال کا پیغام حریت اور کشمیری شاعری پر اس کے اثرات

غلام رسول نازکی:

ژ چھکھ میانس جہانس منز شہشاہ
یہ چھس چانس جہانس منز مسافر^{۲۱}
اقبال:

شاعر رنگین نوا ہے دیدہ بینائے قوم
بتلائے درد کوئی عضو ہو، روتی ہے آنکھ
کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ^{۲۲}
پتہ مبر ناتھ فانی:

جہانگی دادی یس بیمار تھادان
اچھو کنی خون جگرک ہار ناوان
گلن ہندی کنڈی میس آرام بناوان
چھ تمی سے مہرانس ناؤ شاعر^{۲۳}

کلام اقبال کے کشمیری زبان میں تراجم:

علامہ اقبال کے کلام کے دنیا کی بیشتر زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔ کشمیری جو کہ صدیوں کی غلامی کی بنا پر علمی میدان میں نہایت پسماندہ تھے اردو اور فارسی جیسی غیر مادری زبانوں کی بدولت کلام اقبال سے فیض حاصل کرنا ان کے لیے ممکن نہیں تھا۔ زبان کی اس دوری کی وجہ سے اہل کشمیر ان کے اپنے آبائی وطن کے ساتھ دلی لگاؤ سے آگاہ نہ ہو سکے۔ چنانچہ ان کشمیری شعراء نے اس کام کا بیڑہ اٹھایا جو اردو، فارسی اور کشمیری زبان سے واقفیت رکھتے تھے۔ انہوں نے کلام اقبال کا کشمیری زبان میں ترجمہ کیا تاکہ اقبال کے جذبات، خیالات اور احساسات کو کشمیری قوم تک پہنچا سکیں۔ ان شخصیات میں ایک شخصیت سید غلام قادر اندرابی صاحب کی ہے جنہوں نے جاوید نامہ کا کشمیری زبان میں ترجمہ کیا تھا۔ جاوید نامہ میں جب اقبال کی ملاقات حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی اور غنی کشمیری کے ساتھ ہوتی ہے تو ان کی گفتگو کا موضوع نمایاں طور پر کشمیر کی خستہ حالی، غلامی اور جدوجہد آزادی کے لیے ایک عزم نوبن کر اُبھرتا ہے۔ اس کے کچھ اشعار کشمیری زبان میں تراجم کے ساتھ پیش ہیں:

اقبال:

شاعر رنگیں نوا طاہر غنی
نقر او باطن غنی طاہر غنی^{۲۴}

اقبالیات ۶۱:۳۱— جنوری- جولائی ۲۰۲۰ء نمینڈیکوٹر۔ اقبال کا پیغامِ حریت اور کشمیری شاعری پر اس کے اثرات

کشمیری ترجمہ:

شاعرہ رنگین نوا طاہر غنی
فقر تھی سُدِ دلِ غنی، ظاہر غنی^{۲۵}

اقبال:

سید السادات، سالارِ عجم
دستِ او معمارِ تقدیرِ اُمم^{۲۶}

کشمیری ترجمہ:

سیدان سردارِ عجمس سرِ وراہ
اُمتن شیرانِ زبرِ کاری گراہ^{۲۷}

اقبال:

نظہ را آل شاہِ دریا آستیں
داد علم و صنعت و تہذیب و دین^{۲۸}

کشمیری ترجمہ:

فیضہ پَنہ نے دیتنہ کشمیرس تھور
علم و دین، تہذیب و ہونزے منز بحر^{۲۹}

غلام احمد ناز کشمیری زبان کے مایہ ناز شاعر اور مترجم تھے۔ انہوں نے اقبال کی شاعری کے زیر اثر کشمیری کلام کو موزوں کیا۔ غلام احمد ناز نہ صرف بلند پائے کے شاعر تھے بلکہ تحریکِ آزادی کشمیر کے بلند پائے کے رہنما بھی تھے۔ انہوں نے اقبال کی اسرارِ خودی کا ترجمہ کشمیری زبان میں کیا جس کا مقصد کشمیریوں کو بیدار کرنا تھا۔ اسرارِ خودی کے کچھ اشعار کے کشمیری تراجم درج کیے جاتے ہیں:

اقبال:

پیکرِ ہستی ز آثارِ خودی است
ہرچہ می بینی ز اسرارِ خودی است^{۳۰}

کشمیری ترجمہ:

عالمِ ہستی خودی ہند اک نشان
سببہ تمہ کے چھے یہ کینوہا چھک و چھان^{۳۱}

اقبالیات ۶۱:۳۱— جنوری۔ جولائی ۲۰۲۰ء نمینڈکوثر۔ اقبال کا پیغامِ حریت اور کشمیری شاعری پر اس کے اثرات

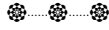
اقبال:

از محبت چوں خودی محکم شود
قوتش فرماندہ عالم شود^{۳۲}
کشمیری ترجمہ:

مسئلہ خودی چھ عیشقہ سیتی محکم گروہاں
عالمک حاکم تئند قوت بنان^{۳۳}

علامہ اقبال جنہوں نے اپنے پُر تاثیر کلام کی بدولت کشمیری قوم میں جذبہ خودی اور جذبہ حریت کو بیدار کیا اور اپنی زندگی کی آخری سانس تک کشمیر کی آزادی کی تمنا کرتے رہے۔ صد افسوس کہ علامہ کی آرزو آج بھی تشنہ تعبیر ہے اور کشمیری آج بھی اپنی آزادی کے لیے سرگرداں ہیں، اپنی بقا کی جنگ ظالم کے خلاف لڑ رہے ہیں اور آج اقبال کے اس شعر کے بہترین عکاس ہیں:

جس خاک کے ضمیر میں ہے آتش چنار
ممکن نہیں کہ سرد ہو وہ خاکِ ارجمند^{۳۴}



حوالہ جات و حواشی

- ۱- اقبال، علامہ محمد، کلیات اقبال، (فارسی)، شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۹۰ء، ص ۳۴۸۔
- ۲- خیال، غلام نبی، اقبال اور تحریک آزادی کشمیر، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۹۹ء، ص ۹۵۔
- ۳- فوق، محمد دین، مکمل تواریخ اقوام کشمیر، گلشن بکس کشمیر، سرینگر، ۲۰۱۱ء، ص ۷۰۶۔
- ۴- اقبال، علامہ محمد، کلیات اقبال (اردو) اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۲۰۰۷ء، ص ۳۹۔
- ۵- اقبال، علامہ محمد، کلیات اقبال (اردو) اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۲۰۰۷ء، ص ۳۸۔
- ۶- اقبال، علامہ محمد، کلیات اقبال (فارسی) شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۲۸۵-۲۸۶۔
- ۷- کیفوی، حبیب، کشمیر میں اُردو، مرکزی اُردو بورڈ، لاہور، ۱۹۸۹ء، ص ۹۶۔
- ۸- فوق، محمد دین، مکمل تواریخ اقوام کشمیر، ص ۷۰۔
- ۹- نیٹنگ، محمد یوسف (ترتیب کار)، کلیات مسہجور، جموں اینڈ کشمیر کلچرل اکیڈمی کشمیر، سرینگر، ۱۹۸۳ء، ص ۷۹۔
- ۱۰- اقبال، علامہ محمد، کلیات اقبال (اردو) اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۲۰۰۷ء، ص ۴۳۔
- ۱۱- نیٹنگ، محمد یوسف (ترتیب کار)، کلیات مسہجور، ص ۷۵، ۷۶۔
- ۱۲- اقبال، علامہ محمد، کلیات اقبال (اردو) اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۲۰۰۷ء، ص ۳۸۲۔

اقبالیات ۶۱:۳- جنوری- جولائی ۲۰۲۰ء نمینیزکوثر۔ اقبال کا پیغام حریت اور کشمیری شاعری پر اس کے اثرات

- ۱۳- نیٹنگ، محمد یوسف (ترتیب کار)، کلیات مسہجور، ص ۸۰
- ۱۴- گنجو، ڈاکٹر پدم ناتھ (مرتبہ)، کلیات آزاد، جموں اینڈ کشمیر کچلر اکیڈمی کشمیر، سرینگر، ۱۹۸۷ء، ص ۱۶۲
- ۱۵- ایضاً، ص ۸۰
- ۱۶- اقبال، علامہ محمد، کلیات اقبال (اردو) اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۲۰۰۷ء، ص ۲۸۶
- ۱۷- گنجو، ڈاکٹر پدم ناتھ (مرتبہ)، کلیات آزاد، ص ۲۴۶
- ۱۸- اقبال، علامہ محمد، کلیات اقبال (فارسی) شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۲۸۶
- ۱۹- گنجو، ڈاکٹر پدم ناتھ (مرتبہ)، کلیات آزاد، ص ۱۶۵
- ۲۰- اقبال، علامہ محمد، کلیات اقبال (اردو) اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۲۰۰۷ء، ص ۳۱۱
- ۲۱- کابل، ایمن (ایڈیٹر)، کاشغر زبان تہ ادب، جموں اینڈ کشمیر کچلر اکیڈمی، سرینگر، ۱۹۷۶ء، ص ۳۶
- ۲۲- اقبال، علامہ محمد، کلیات اقبال (اردو) اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۲۰۰۷ء، ص ۹۳
- ۲۳- کابل، ایمن (ایڈیٹر)، کاشغر زبان تہ ادب، ص ۳۶۸
- ۲۴- اقبال، علامہ محمد، کلیات اقبال (فارسی) شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۴۶
- ۲۵- اقبال، علامہ محمد، جاوید نامہ (منظوم کشمیری ترجمہ)، سید غلام قادر اندرانی، سید احسان قادر اندرانی، (مترجم)، گلبرگ، لاہور، ۱۹۸۹ء، ص ۱۴۶
- ۲۶- اقبال، علامہ محمد، کلیات اقبال (فارسی) شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۴۶
- ۲۷- اقبال، علامہ محمد، جاوید نامہ (منظوم کشمیری ترجمہ)، ص ۱۴۶
- ۲۸- اقبال، علامہ محمد، کلیات اقبال (فارسی) شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۴۶
- ۲۹- اقبال، علامہ محمد، جاوید نامہ (منظوم کشمیری ترجمہ)، ص ۱۴۷
- ۳۰- اقبال، علامہ محمد، کلیات اقبال (فارسی) شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۱۲
- ۳۱- ناز، غلام محمد، اسرار خودی کا منظوم کشمیری ترجمہ، ص ۳
- ۳۲- اقبال، علامہ محمد، کلیات اقبال (فارسی) شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۲۵
- ۳۳- ناز، غلام محمد، اسرار خودی کا منظوم کشمیری ترجمہ، ص ۵
- ۳۴- اقبال، علامہ محمد، کلیات اقبال (اردو) اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۲۰۰۷ء، ص ۴۲

